

اسلامیات

۱۔ اسلام میں توحید کے تصور کی وضاحت کریں

یہ عقیدہ مومنوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی
پر کس طرح اثر انداز ہوتا ہے؟

عقیدہ توحید: تعارف و تفہید:-

توحید عربی زبان کے لفظ "وحد" سے ماخوذ ہے
جس کا معنی صفت ہیں یکساں، ایک، مانند۔ توحید
اسلامی عقائد میں سب سے پہلا اور اہم رکن ہے جو کہ کسی بھی انسان
کے مسلمان ہونے کی سب سے پہلی شرط ہے۔ اسلام میں عقیدہ توحید
سے مراد اللہ تعالیٰ کو ایک، مانند اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ
ٹھہرانا ہے۔ عقیدہ توحید نہ صرف انسان کے مسلمان ہونے کیلئے دینی
رکن ہے بلکہ اس کے مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں
بھی بہت سے فوائد ہیں جن میں صراطِ مستقیم پر چلنا اور خوفِ خدا
کے حصول سے نیکو مخلوق بننے کے ساتھ حسن سلوک اور رسمِ دلی
جسے نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

توحید کے اصطلاحی معنی:-

توحید کے اصطلاحی معنی سے مراد "اللہ تعالیٰ کے
ساتھ اس کی ذات میں اسکی صفات میں اور اس کے افعال
میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرانا ہے۔ یعنی اللہ کی واحدانیت
پر حاصل یقین کرنا توحید کہلاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے توحید کے حوالے سے قرآن کریم میں ارشاد

فہمایا ہے

"قل هو اللہ واحد"

ترجمہ: کہہ دو کہ اللہ ایک ہے

(اخلاص: ۱)

اسی طرح ایک اور صفیہ لہ ارشاد فرمایا

"والہکم اللہ واحد"

اور یہ شک تیار اصعبود ایک ہی (اللہ) ہے

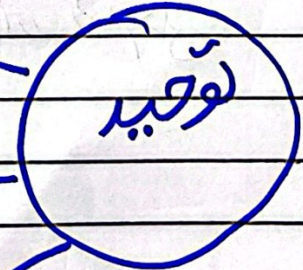
(القدران)

توحید کی چند حدیں ذیل اقتدا ہیں۔

توحید فی الذات

توحید فی الصفات

توحید فی الافعال



۱۔ توصید فی الذات:-

توصید فی الذات سے مراد اللہ تعالیٰ
کی ذات میں کسی کو بھی اس کا شریک

"والہکم اللہ واحد"

"کہ تمہارا صبیور (اللہ) صرف ایک ہی ہے"

(القرآن)

2۔ توصید فی الصفات

توصید فی الصفات سے مراد یہ کہ
اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو بھی شریک نہ ٹھہرائے یہ جیسا کہ
قرآن کریم میں ارشاد ہے

"لا تأخذه سنة ولا نوم"

"کہ نہ تو اسے نیند آتی ہے نہ اونگھ"

(القرآن: البقرہ)

توصید صریحاً بالصفات صرف اور صرف اللہ کی ہی ہے اس میں
کوئی انسان بشریک نہیں ہو سکتا۔

3۔ توصید فی الافعال:-

توصید فی الافعال سے مراد اللہ تعالیٰ
کو اس کے افعال اور افعال میں یکساں کرنا
اور اس بات پر یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے امور

میں کوئی ہی انسان شریک نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے

"انما امرہ اذ البادرہ شیئا ان یقول

کن فیکون"

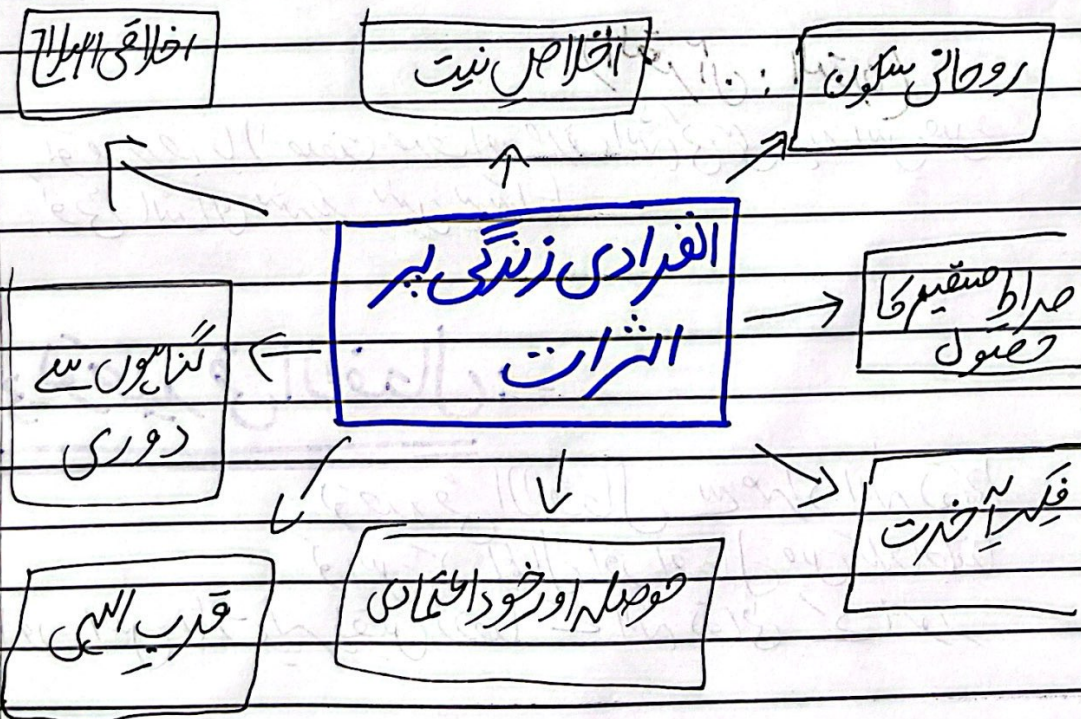
"کہ جب وہ کسی کا کوئی کلمہ ارادہ کرتا ہے تو وہ کہتا

ہے ہو جا اور وہ کماؤ ہو جاتا ہے"

(القرآن: یس)

بیشک ہم صرف اور صرف خداوند کرم کی ہی صفت ہے اس میں خیر بھی انسان شامل نہیں ہو سکتا۔ اس بات کا یقین کرنا تو حیدر فی الفضا کیلئے ہے

حقیقہ توحید کے اثرات



۱۔ روحانی سکون اور اطمینان کا حصول

عقیدہ کو حید سے انسان کو انفرادی اثرات میں سے
جو سب اہم نتیجہ حاصل ہوتا ہے وہ روحانی سکون اور
طمینان ہے۔ انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کی بدولت
موصن اطمینان قلب عطا کرتا ہے اور اس کا ذکر قہراً کسب کی
آیت میں آجی اس طرح کیا ہے۔

الابن الذي تطمئن القلوب

تَرْجَمہ: بیشک اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کا سکون حاصل ہوتا ہے۔
(الرکوع: 28)

2- فکر اخذت :-

عقیدہٴ توحید سے انسان کے اندر دنیا میں رہ
نے آخرت کی تیاری کی لگن پیدا ہوتی ہے۔ اور اس
تصور پر یقین بختم ہوتا ہے کہ جو دنیا میں بوجھ کا باعث بنتا ہے وہ
یہی کھانچہ تھا۔ چنانچہ حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے

دنیا حضرت کی بھینسی ہے

(الحج بیت)

حصائی قصیدہ لوقید سے قصیدہ آخرت لپھٹی ایمان بخند سے نتائج

3۔ صراطِ مستقیم کا حصول

عقیدہ: توحید سے انسان کے اندر سیدھی راہ
بہ جلتے کی نگاہ پیدا ہوتی ہے اور اس کی نگاہ کا ذکر
عرہ اپنے صغیر کی بارہ گانہ میں پانچ ممتازوں میں بھی اس
طرح سے دیا گیا ہے

اِهدنا الصراطِ المستقیم

"اے اللہ! ہمیں صراطِ مستقیم (سیدھی راہ) پر چلاانا"

(الفائدہ: 5)

4۔ توحید اور خود اعتمادی :-

عقیدہ: توحید سے انسان چونکہ اپنے
خدا کے قریب ہو جاتا ہے تو اس کو دل سے
دشنامی نگاہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے جس سے اس کے اندر
صغیر اور خود اعتمادی حاصل ہوتی ہے۔ عقیدہ کہ ہم میں
ارشاد ہے کہ

"بے شک میں انسان کی شرک سے بھی زیادہ

قریب ہوں"

5۔ اخلاقِ اصلِ نیت :-

عقیدہٴ لوحید سے انسان کے دل سے دیکھا واپس رہا کھاری کھا خائفہ میرتا ہے اور صرف اور صرف خدا کے لئے اور اس کی رضا کے حصول کیلئے یہ عبارت اور نیک سر انجام دیتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ ہیں

"انما الاحمال بالنیت"

ترجمہ "بے نیک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے"

(الحديث)

6۔ اخلاقِ اصلاح :-

انسان کے اندر عقیدہٴ لوحید سے کردار کی خامیاں بھی اصلاح کرنے کا موقع ملتا ہے۔ انسان اپنے کردار سے چھوٹ، بعض حسد، تکبر، وعدہ خلافی اور کئی اخلاقی کمزوریوں سے دور رہتا ہے۔ عقیدہٴ لوحید سے انسان ایک نیک کردار اور باصلاح مومن بن جاتا ہے۔

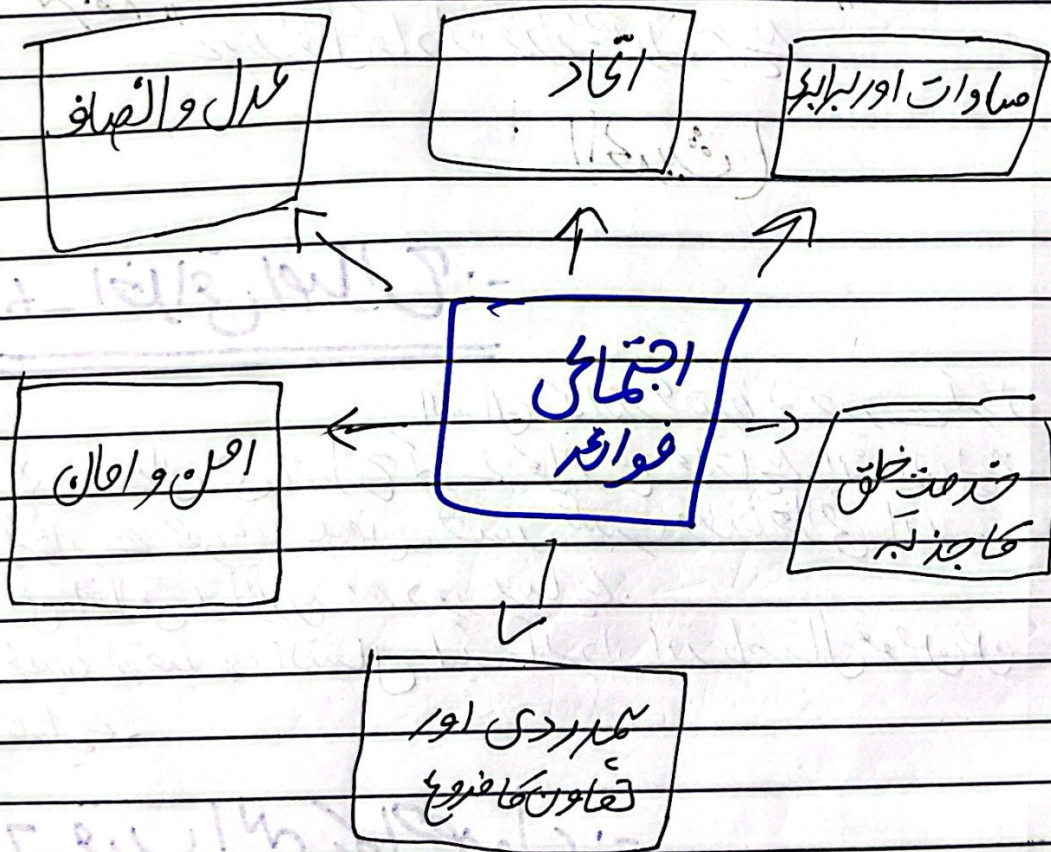
7۔ قرب الہی کا حصول :-

عقیدہٴ لوحید سے انسان اپنے مصیبتوں کے قریب تر ہو جاتا ہے۔ اس کا اس بات پر یقین حاصل ہوتا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے مصیبتوں سے

قدرب ہوگا تو اسے اس کا جواب ضرور دے گا جیساکہ
قدربان کسٹم میں ارشاد ہوتا ہے

"اُدھونی استجب لکم"

ترجمہ: "تم مجھے پکارو اس میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا"
(المقتزل)



۱۔ اتحاد کا فروغ:-

عقیدہ توحید کے اجتماعی فوائد میں سے ایک
فائدہ انسانیت میں اتحاد کا فروغ ہوتا ہے۔ جیساکہ

حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے،

المسلمون اخواناً المسلمین

ترجمہ: "مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے"

(الحمد للہ)

اس حدیث پر عمل پیرا ہونے سے جو معاشرے میں اتحاد اور برائیت کا فروغ ہوتا ہے۔

2۔ خدمتِ خلق کا جذبہ :-

عقیدہ توحید سے انسان میں خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ انسان بغیر کسی منزل اور رائج کے خدا و پروردگار کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اس کی مخلوق کی خدمت کرتا ہے۔ انسانیت کی خدمت کا درس حدیث مبارکہ میں مجھے یوں کیا گیا ہے جس کا مفہوم ہے۔

جس نے اپنے انسان کی جان بچائی گویا اس نے پوری

انسانیت کی جان بچائی

(الحمد للہ)

3۔ طہل و انصاف کا قیام :-

عقیدہ توحید سے انسان معاشرے میں عدل و انصاف قائم کر سکتا ہے کیوں کہ اسلام میں اس

بات پر زور دیا گیا کہ اپنی اُلوام کے ساتھ حکمران کی
انصاف کہنا چاہیے۔ حدیث عبارتہ کا مفہیم یہ ہے۔

"تم میں سے ہر حکمران سے اس کی رعایا کا معاملہ
میں سوال کیا جائے گا۔"

(الحديث)

۹۔ مساوات اور البری :-

عقیدہ کو حیدر سے انسان کے اندر البری
اور مساوات کے جذبات اظہر ہے۔ وہ معاشرے میں کسی کو
معی قدرتیں سمجھتا ہے۔ حدیث عبارتہ کا مفہیم یہ ہے کہ

"کسی غریبی کو کسی بچی پر اور کسی بچی کو کسی غریبی پر کوئی

فضیلت حاصل نہیں مگر تقویٰ کی بنیاد پر"

(حدیث : مطہر جتہ الوداع)

۵۔ اعلیٰ و اعلیٰ کی فضا :-

عقیدہ کو حیدر سے صدر رہا (اقوام) حاصل ہوا

یہ معاشرے میں اعلیٰ اور اعلیٰ کی فضا قائم

ہوتی ہے۔ یہ مسلمان کے اندر دوسرے مسلمان کے لیے پیہر دل

افق اور صاف دارالکے جذبات پر ہے جس سے وہ الہی

مسلمان صاف کے دیکھ اور خوش فہم شریک ہوتا ہے تو

کہ یہ اعلیٰ معاشرہ تشکیل دیتا ہے

معاشرتی حقوق کا تحفظ



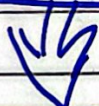
تقویٰ معیار فضیلت



طور نون کے حقوق



غلاموں سے سبکدوش



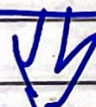
عالم باپ کے حقوق



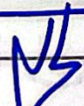
اولاد کے حقوق



صیاں بیوی کے حقوق



رشتہ داروں کے حقوق



ہمسائے کے حقوق

۱۔ اشرف المخلوقات :-

اللہ نے انسان کو فرشتوں پر لبر لبر کر کے
دی اور آدم علیہ السلام کو تخلیق کرنے کے
فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ جس سے انسان
کی عزت و تکریم کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔
چنانچہ اقبال نے اس حوالے سے فرمایا

مجھ فرشتہ چمکے کیسے سے مدد کی تحفہ ہوئی ہے

میں مجبورِ طرائف ہوں مجھ انسان اپنے دے

(اقبال)

2۔ بہترین صورت میں پیرائش :-

اللہ تعالیٰ نے انسان کی عزت و وقار کو لکھتی بنا ڈیٹا
اسے بہترین صورت میں پیرا کیا کہ اسے کسی بھی قسم کی تحفہ یا
عزیمہ اعتمادی نہ محسوس ہو۔ قرآن میں ارشاد فرمایا
"لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ التَّقْوِيمِ"

ترجمہ :-
"ہے شک ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیرا کیا"

(التین: 5)

3۔ خداوندِ کریم کا عزت دینا

انسان کو خالقِ مہاشات نے پیرا کیا اور خدا

میں ارشاد فرمایا کہ تم نے انسان کو عزت بخش اور انسان
قابلِ تعظیم بنایا۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں ارشاد ہے

"لَقَدْ كَرَّمْنَا آدَمَ"

ترجمہ: "اور بے شک ہم نے ادا (آدم) کو عزت بخشا"
(القرآن)

4- تقویٰ مصیبتِ فضیلت

اسلام نے کسی بھی انسان کو دوسرے انسان پر فوقیت نہیں
دی اور تقویٰ کا مصیبتِ فضیلت اور صرف یہ ہے کہ جو
ایک انسان کو دوسرے سے بہتر کرتا ہے۔ نیز ارشادِ خداوندی ہے
یہ جیسا مضبوط ہے

"کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر

کوئی برتری حاصل نہیں بلکہ تقویٰ کی بنیاد پر"

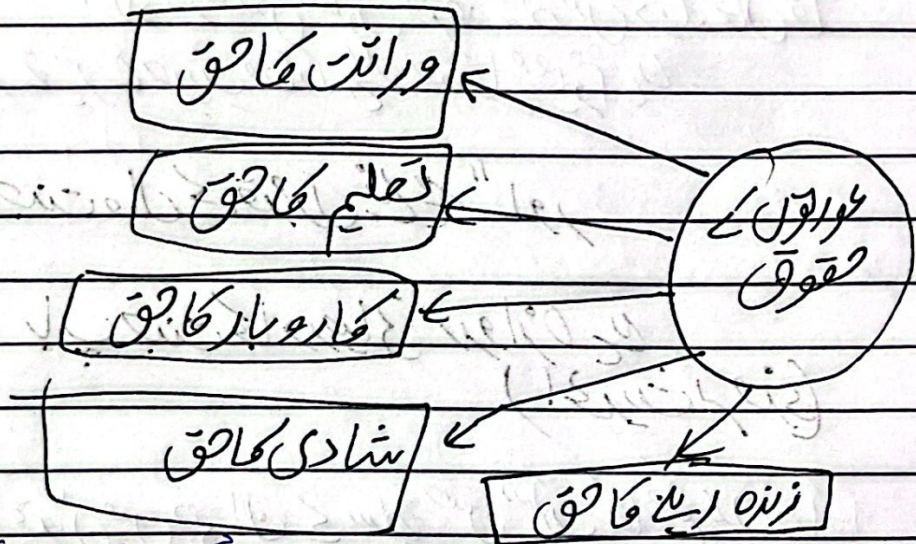
(الحمد للہ)

مندرجہ بالا افکار سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ نے انسان کی
عزت اور وقار کو یقینی بنایا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسلام
نے بنیادی اسلامی حقوق بھی انسان کو عطا فرمائے
ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

بنیادی حقوق

1۔ عورتوں کے حقوق :- وصالہ قابلیت میں عورتوں کے ساتھ

ناروا سلوک کیا جاتا تھا اور انہیں زندہ دفن کیا جاتا تھا۔ نبیؐ کی پیدائش پر سوگ اور بیٹے کی پیدائش پر جشن منایا جاتا تھا۔ اسلام نے یہ دورِ جاہلیت کی رسومات کو ختم کیا اور عورتوں کے حقوق متعین کیے۔ عورت کو عفت بیٹی "رحمت" عفت مال "جنت" اور عفت عورت "وراثت میں حقوق اور عفت اور عفت بیوی" عفت عطا کی۔



انچ حقوق میں مذکور ہے (الحقوق اسلام نے عورتوں کے متعین کیے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی بنیاد رکھی)

2۔ غلاموں کے حقوق :-

اسلام نے غلاموں کے ساتھ ظلم اور زیادتی سے منع کرتے ہوئے ان کے ساتھ حسن سلوک کی بنیاد رکھی۔ آپ ﷺ نے کئی غلاموں کو ان کے ظالم مالکوں سے نجات دلادی اور ان کو قوفی خدا کی تلقین کی۔ اسی طرح آپ ﷺ نے مزدوروں کو بھی ان کے حقوق دینے اور زیادتی کرنے سے منع کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا

"منہ زوروں کو ان کی اکبریت مان کا پسند خشتک

یوں نہ بیچے دو"

(مستقیم الحدیث)

۳۔ حالِ باپ کے حقوق :-

اسلام نے حالِ باپ کے حقوق و مقدر کر کے دیئے ہیں
اولاد پر حسن سلوک و عقوبت کا درس دیا۔ حالِ قضا
مستقیم بیان کرتے ہوئے حدیث مبارکہ میں ہے جیسا کہ مستقیم ہے۔

"جنتِ حال کے قدموں تلے" اور

باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے
(الحديث ترمذی)

اسی طرح قدموں میں بھی اللہ کے رسول حسن سلوک کا حکم دیا ہے

"وَبِرَّهِمَا كَمَا رُبِّيَانِي صَغِيرًا"

ترجمہ:

اور ان میں اوفیٰ تک نہ کرو اور کہیں کہیں بے رحمی نہ کر
باپ پر رحم کر جیسا کہ انھوں نے مجھ پر نہیں کیا۔

(القرآن)

4۔ اولاد کے حقوق

اسلام نے اولاد کے حقوق بھی مقرر کئے ہیں جو حلال
ہیں۔ اسلام نے اولاد کے لئے حلال کیا ہے کہ ان کی تربیت اور پرورش
کے ساتھ ساتھ تعلیم پر بھی لازمی غور کریں۔ اس کے ساتھ
ساتھ اولاد کا اور اللہ تعالیٰ سے حق بھی مقرر کیا۔ اقسام ہونے اور
عزت نفس کے ڈر سے قتل نہ کرنے سے منع کیا چنانچہ قرآن کریم
میں ارشاد ہے

"وَالْقَتْلُ أَوْلَادَكُمْ

اور اپنی اولاد کو تنگ دستی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ لیکن تم میں بھی
رزق دیا ہے اور اہل بھی

(الانعام: 151)

5۔ عیال بیوی کے حقوق :-

اسلام نے عیال بیوی کے حقوق بھی
اور دیا ہے اور اہل ایک دوسرے کا لباس ہمارا دینا ہونی ایک
دوسرے کی پرورش کی تکلیفیں کی عیال عیال عیال کیا
کے عیال کے شان و شوکت کی ضرورت اور عیال پر بھی شریعہ
کے حقوق عیال پر بھی شریعہ کی وفاداری کی تکلیفیں کی عیال
ہر ان کے عیال میں ارشاد ہے

"اور اپنی عیال کے معاملے میں خدا سے ڈرو"

(القدران)

5۔ رشتہ داروں کے حقوق :-

اسلام نے رشتہ داروں کے حقوق کے حوالے سے بھی بہت زور دیا ہے اور ان کے ساتھ رحم دلی اور نرمی کا درس دیتا ہے۔

"بَشَرِ اللَّهِ الْإِصْفَاءُ، احسان اور قربت داروں (رشتہ داروں) کا حق دینے کا حکم دیتا ہے

(القدران) اتفاقاً

6۔ یتیم کے حقوق :-

انسانی حقوق میں اسلام نے یتیم کے لیے حقوق یہ بھی فراہم کیے ہیں اور زور دیتا ہے کہ یتیم کے درد اور تکلیف میں شامل نہ ہو اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو ارشاد ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَفْرِتُمْ أَنْ يَتَذَكَّرَ اللَّهُ رَأْسَهُ أَفَرْتُمُ الْيَتِيمَ وَالسَّبْعَ الْمُسَلِّمِينَ" (الحجرات)

ایہ لوگو! تم کو یاد دلاتے ہیں کہ اللہ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر دیکھا ہے کہ تم نے یتیم اور مسکینوں کو یاد کیا ہے یا نہیں؟

(الحجرات بخاری مسلم)

حاصل بحث :-

اسلام انسانی حقوق کا علمبردار ہے اور انسان کی عزت، شہرہ اور وقار کو یقینی بناتا ہے اسلام نے انسانی حقوق کی وہ مثال قائم کی ہے جو مٹی اور دھن میں نہیں ہیں۔ اسلام کے بنیادی حقوق کی وجہ سے معاشرہ کی بہتری کا قاعدہ بنایا جاسکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ

اعت مسلمہ اسلام کے انہوں نے میل کرنے میں جو فی اپنی زندگی میں
 بھی اپنا حق ناکھ بہتدین مسلم معاشرہ قائم پڑا نہ ہو سکے۔

X ————— X

6۔ اسلام میں زکوٰۃ کا معاشی و سماجی فلسفہ

تعارف و تمہید:-

زکوٰۃ ایک مالی عہدہ یا پونہ بیوں
 کی ضرورت زندگی اور عہدہ کرنے کے
 یہ اور حال کو پار کرنے کیلئے عہدہ ہے۔ قرآن مجید میں
 متعدد مقامات پر زکوٰۃ کی ادائیگی کی تلقین کی گئی ہے۔
 نماز اور زکوٰۃ کا ذکر بھی عہدہ ساتھ ساتھ آیا تاکہ زکوٰۃ کی
 اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔ زکوٰۃ اور صدقات کی بدولت معاشرے
 میں حقیقی نظام میں کسی تنہائی پر اس کے ساتھ ہی زکوٰۃ اور
 صدقات کا باقاعدہ نظام معاشرہ کی بہتری کی سہولت ہے (اسکے
 لیے جس سے تنہائی کی ضروریات زندگی کے ساتھ ساتھ ان
 کو منظم و روزگار فراہم کیا جاسکتا ہے تاکہ ایک بافضل معاشرہ
 قائم کیا جاسکے۔

زکوٰۃ کا حکم حوالہ قرآن:-

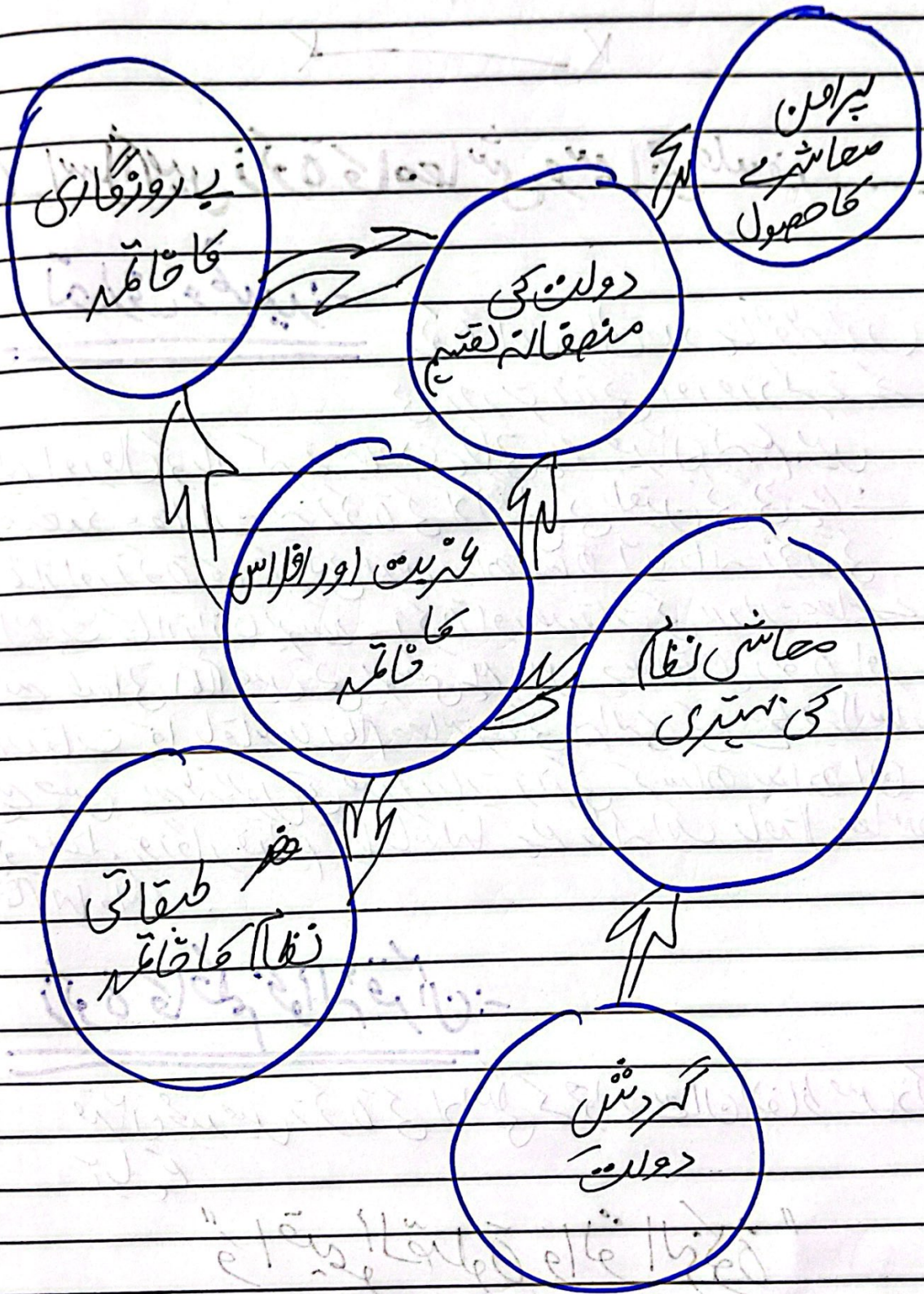
قرآن مجید میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے حوالے سے ان الفاظ میں ذکر
 کیا ہے

"وَاقِمْ الصَّلَاةَ وَآتِ الزَّكَاةَ"

ترجمہ: اور نماز قائم کر اور زکوٰۃ ادا کرو

(القرآن)

زکوٰۃ کا معاش و سماجی فلسفہ



۱۔ پیرافین معاش کے حصول :-

معاش کے میں جب کوئی بھی انسان عالمی طور پر
 انسان کے لئے ہو گا تو معاش کے سے یہ سکوئی کا خاتمہ
 ہو گا اور ایک بہ افین معاش کے فروغ پائے گا

سوال: اسلام انسانی وقار اور عظمت کو کیسے اجاگر کرتا ہے؟
بحیث کمی ہیں؟

تعارف و تمہید

اسلام ایک مکمل دین اور خدا کی صفات ہے جس کے مطابق زندگی گزارنا ایک بہ امن و مہمانداری کی ترقی کا سبب ہے۔ انسان کی انفرادی زندگی سے نیکو الٹائی زندگی تک ہر شعبے میں اسلام مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور عطا کیا تا کہ صحیح اور غلط میں تمیز کر سکے اور فائزات کی سب سے اعلیٰ اور اشرف مخلوق قرار دیا۔ اسلام نے نظر پر پیش کرتا ہے کہ انسان کی عظمت اس کے خالق کی طرف سے عطا کی گئی ہے اور نہ کسی قوم، نسل یا زبان کی صہنیت میں۔

اسلام اور انسانی وقار و عظمت

1۔ فرشتوں کا آدم کو سجدہ کرنا

2۔ انسان کو بہترین صورت میں پیدا کرنا

3۔ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت دینا

4۔ آزادی اور خود مختاری دینا

5۔ معاشرتی حقوق کا تحفظ

اسلام اور انسانی
عظمت و وقار

6- تقویٰ کو مصیبتِ فضیلت دینا

7- تزکیہ اور اخلاقی بلندی کا تصور

8- محبت اور اخوت کا تصور

9- عورتوں کے حقوق اور عظمت

10- غلاموں سے حسن سلوک

1- فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو سجدہ :-

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مختلف مقامات پر انسان کی عظمت اور وقار کو واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ افضل سجدہ کریں۔

"واذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم"

ترجمہ: "اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں تو سب سجدے کیا مگر ابلیس نے تمکیر کیا اور

کافروں سے ہو گیا۔"

(البقرہ: 34)

سجدہ کے معنی بیان عبادت نہیں بلکہ تعظیم اور شکر ہے
ہیں جس کے ذریعے اللہ نے انسان کی عظمت اور وقار کو
اس طرح سے بیان کیا کہ فرشتے بھی اس کے گواہ ہیں۔

2۔ انسان کو بہترین صورت میں پیدا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کی عظمت کو اس کی تخلیق کی خوبصورتی
سے بھی اجاگر کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

"لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ"

"اور ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا۔"

(سورة التین: 4)

حیث اس بات کی طرف واضح دلیل ہے کہ انسان کسی طرح
کے احساسِ کمتری میں نہ رہے اور اپنی عظمت اور وقار
کو خوب پہچان سکے۔

3۔ عقل و شعور عطا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور عطا کیا
اور اسی عقل و شعور کی بنیاد پر انسان کو زمین پر اپنا
خلیفہ بنانا صحیح ہے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے

"إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً"

ترجمہ "بے شک میں زمین پر اپنا نائب بنانے والا ہوں"

(البقرہ: 30)

یہ اعلان اس ملک کا حقوت ہے کہ انسان کو کائنات میں ایک
اعلیٰ مرتبہ اور منفرد ذمہ داری عطا کی گئی جو کہ انسانی عظمت
اور وقار کی آگاہ کرتی ہے۔

4۔ آزادی اور خود مختاری :-

اللہ نے اپنے انسان کو آزاد پیدا کیا
اور شعور عطا کیا تاکہ وہ عقل و فہم کے مطابق اپنی زندگی کے
مختلف خود مختاری سے کرسکے۔ اللہ تعالیٰ نے دین تک سے
اختیار میں انسان کو آزادی اور خود مختاری دی۔ قرآن
پاک میں اللہ کا ارشاد ہے۔

"دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں"

(البقرة: 256)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ نے انسان کو تین تک
کے اختیار میں آزادی دی ہے تو معاشرے میں حقوق اور آزاد
زندگی گزارنے کا مکمل اختیار دے کر انسانی عظمت اور وقار
کی آگاہ کیا ہے۔

5۔ معاشرتی حقوق کا تحفظ :-

اللہ تعالیٰ نے معاشرے میں انسان کے وقار کو محفوظ
رکھنے کیلئے معاشرتی حقوق واضح کیے ہیں جیساکہ
"ایک دوسرے کا حال بھانجیں نہ کیا کرو اور نہ
غیبت کرو"

(سورة الحجرات : 12-11)

2۔ گردشِ دولت :-

زکوٰۃ کا مقصد یہ ہے کہ دولت
اعلیٰ سے نچلے سے نکل کے غریب تک
پہنچے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

"تا کہ تم باری (مالداروں) کی دولت اپنی
تک ہی نہ گردش کرے"

(القرآن)

3۔ غنیمت اور افلاس کا فائدہ :-

زکوٰۃ کا مقصد یہ ہے کہ معاشرے سے غنیمت اور
افلاس کا فائدہ نکالا جائے۔ ارشاد باری ہے۔

"زکوٰۃ صرف فقیروں، مسکینوں، عیالوں، محتاجوں
اور دیگر مسکینوں کے لیے ہے"

(القرآن)

4۔ طبقاتی نظام کا فائدہ :-

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرے سے طبقاتی نظام
کا فائدہ ہوتا ہے اور انسانیت اور جماعتی چارے کا فروغ ہوتا ہے۔

"اور جو لوگ اپنے مالوں میں سے مانگنے والوں اور محروموں کا

حق رکھتے ہیں وہ ہی نیکو کار ہیں"

برابری پر مبنی معاشرے کی تشکیل

زکوٰۃ سے مراد قات سے صورت نفاذ کرتے ہوئے ایک برابری پر مبنی معاشرہ تشکیل کیا جاسکتا ہے۔

① گردش دولت
دولت کی گردش ہوگی قواعد کے تحت سے
دولت مندرجہ ذیل طریقے کی جس سے وہ
ضروریات کو پوری کر سکتا ہے۔

② طبقاتی نظام کا خاتمہ:-
معاشرے سے آمدنی مندرجہ ذیل
طبقاتی تصور ختم ہو کر برابری کا تصور قائم ہوگا
زکوٰۃ کی دولت سے کاروبار شروع کیا جاسکتا ہے تاکہ
مندرجہ ذیل طبقہ مستحکم ہو

③ مندرجہ ذیل کے خاتمے کے کاروبار کا تصور

زکوٰۃ کے ذریعے مندرجہ ذیل طبقے کو کاروبار کرنے دینا
معاشرے میں برابری پیدا کرنا

④ منصفانہ تقسیم:-

دولت نامہ مندرجہ ذیل کے سطح پر تقسیم ہوگی
تو مندرجہ ذیل طبقہ بھی اپنی جوتی اور ان کی کو محاسبہ کرنا اور
خود اعتماد بن سکتا ہے۔

⑤ بہتر تعلیم کا فروغ:-

زکوٰۃ کے ذریعے مندرجہ ذیل طبقوں کو حق تعلیم
اصلی دینے تاکہ رسائی حاصل ہو سکے تاکہ وہ اپنی

پیر میں یہ کھڑے ہو کر معاشرے کی ترقی میں کردار ادا کریں۔

حاصلِ حلال :-

زکوٰۃ اعلیٰ عبادات ہے اور عبادات
میں ایم رکھیں۔ اس کے ذریعہ دولت کی
تقسیم ہے البتہ یہ بیوقوفی ہے اور معاشرے میں طبقاتی نظام،
ظہریت اور اخلاص کا قائم ہونا ہے۔
ظہریت اس بات کی ہے اسلام میں لوگوں کے مطابق مسلمان ایسا
موجود ہے کہ ان خصوصیتوں پر غور کیا جائے تو یہ غور کیا جائے
معاشرہ ترقی کر سکے۔

⑧ امیر بالمعروف و نہی عن المنکر

آعارف و مہمید :-

اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے جو
غیر اور معاشرے دولتوں کی اصلاح کا نظام نہیں کرتا ہے۔
اس نظام کی بنیاد امیر بالمعروف و نہی عن المنکر پر
رکھی گئی ہے یعنی "نگلی کا کلمہ دینا اور پیرائی سے روکنا"
یہ غیر خدا اسلام کی اخلاقی اور سماجی روح ہے جس کے ذریعے انسان
ایک صالح، پیرا، معاشرے کو فروغ دے سکتا ہے۔
قرآن مجید کے کئی مقامات پر اس تصور کو ذرا بڑا کرنا تاکہ
اس کی اہمیت میں نشیں کی جائے۔

= قرآنی دلائل :-

قرآن کریم کی کئی سورتیں اس تصور
کو مختلف پہلوؤں میں بیان کرتی ہیں۔

”تم بہترین امت ہو جو گویا بیدار گئی کہ تم

نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو اور

اللہ بہ ایمان رکھتے ہو“

(ال عمران: ۱۱۰)

معاشتی و اخلاقی مقاصد:-

معاشی اصلاح
کرتا

اخوت اور
خیر خواہی کا
درس

بہ انکوں کا فائدہ
کرتا

عدل و انصاف
کا قیام کرتا

اللہ کی رضا
اور
صفت

حاصل کلام :-

اگر بالمعروف و نسی طعن المذکر اسلام کی روح اور
اہل فتنہ کی بیجاان ہے۔ جب مسلمان اس قدر
تو شرک کرتے ہیں جو معاشرے میں ظلم اور جبر و گہرائی
جنم لیتے ہیں۔ اسلام کا مقصد ہے کہ ہم فرد انہی صفت کے
مطابق بنیں گے اور اپنی خود کو روکے تاکہ ایسا عمل واقع نہ
ہو جس سے معاشرہ وجود میں آئے

"اور تم میں سے ایک جماعت ضرور ہوگی جو جلائی کی طرف
جلائے اور نیکی قائم کرے اور بدعتی سے روکے اور وہی
لوگ کامیاب ہیں" (ال عمران: ۵۶)

(ب) عقود گنہگار

تعارف و مقصد :-

اسلام اس بات پر جو عمل و احوال
کے ساتھ ساتھ عقود گنہگار، اجماع اور ترقی کا درس دیتا ہے۔
عقود گنہگار سے مراد دوسروں کی ملکیتوں کو مصادف کرنا اور انتقام
نہ لینا بلکہ صبر و برداشت سے کام لینا ہے۔ یہ صفت انسان کو
کسی اپنائی ہوئی ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق عقود گنہگار
عرف، اخلاق، معاشرتی طور پر فائدہ مند ہے جس سے گنہگار
ملندے اور معاشرے میں اعلیٰ عزت کا حصہ بن کر رہتا ہے

تعمداتی دلائل :-

قدرت کے حکم کے متعدد مقامات پر اللہ
نے انسان کو درگزر سے کام لینا کا ارشاد
دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا گیا

"اور میراثی کا پیر و پسر ہی میراثی ہے لیکن جو مصاف
کرتے اور اصلاح کرتے تو اس کا اجر اللہ کے
ذمے ہے"

(الشوریٰ: ۶۵)

حدیث کے ذریعے کلمہ
نبی کریم ﷺ نے متعدد مقامات پر
داغبر کہنے کا کلمہ دیا اور حدیث مبارکہ کا مضمون یہ
"جو شخص مصاف کرتا ہے اللہ اس کی عزت میں اضافہ کرتا
ہے"

(الحديث)

اسی طرح ایک اور جگہ یہ ارشاد فرمایا

"طاقت و رونا نہیں جو کشش میں دوسرے کو بچھاؤ دے بلکہ

طاقتور وہ ہے جو خوف کے وقت اپنے نفس کو قابو میں

رکھے"

(صحیح البخاری)

واقعہ حضرت علیؑ

ایک دفعہ عوام مشغل کشا حضرت علیؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
جنگ میں طاقتور دشمن کے ساتھ لڑ رہے تھے۔ آپ نے اس کو زمین
پر گرا دیا اور اس کی چھاتی پر بیٹھ کے خاکہ اس کو قتل

کہہ دین اس نے حضرت علیؑ پر ہر دیا۔ حضرت علیؑ نے
اس سے چھوڑ دیا۔ وہ حیدران سوئے تو کہہ آپؐ نے قابو کر لیا
تھا تو قارا کیوں نہیں۔ آپؐ نے جواب دیا

۱۱ "میں تمہیں اللہ کی راہ میں قتل کرتا چاہ رہا تھا"

لیکن جب تم نے میرے پیار کو کاٹ دیا

کہ اب میں تمہیں ذاتی اندھا کا اور غصہ کیا

قتل کروں گمانہ کہ اللہ کے لیے۔ صبرِ اعلیٰ

فلاحی اللہ کے لیے ہے۔

اخلاق و معاشی مقاصد

اعن
محبت کا
فروع

عظمیٰ

اندھا
فشار کا
خاتمہ

الشيخ
رضا

صالحی

انہی

نتیجہ:-

رسول اکرم (ﷺ) اخلاقی عمل کے ساتھ ساتھ
رحمت و درگزر سے قیام کیا۔ جو دوسروں کی
لفظی تشویشوں کو صاف کر دیتا ہے اور اللہ کو اللہ کے
عزیز کر دیتا ہے۔

پس جو صاف کرے اور درگزر کرے اس کا اجر

اللہ کے ذمہ ہے (القرآن)